

شah ولی اللہ کا فلسفہ

حصہ اول

مصنف، داکٹر عبد الواحد الہلی پورہ

مترجم، سید محمد سعید

باب ۳

الرسم (رواج)

معاشرتی رواج کا ضابطہ | بہ چار مرتضویوں میں، ہبہ ارتقا تی یا معاشرتی ارتقا،
کی لازمی خصوصیات، بعض امور کی انعام دی

اوعلیٰ نونوں کے کردار کی مخصوص شکلؤں میں واقع ہوتی ہیں۔ عل کی شکلیں بستدی کے
معاشرہ کے اربکان کی کلی منظوری یا تایمیت حاصل کرتی ہیں جو متفقہ طور پر بطور نمونہ قسم
کرتے ہیں کیونکہ یہ ان کے مقاصد کے حصول اور ضروریات کی تسکین میں اعداد و معاوی
کرنے ہیں اور اسی لئے یہ شکلیں عطا کی جاتی ہیں۔

معاشرہ کی کلی تایمیت کے تحت، کردار کی ایسی شکلیں، مضید معاشرتی رسم و رواج،
(الرسوم الصالحة) یا کلی روایات و سنت السارہ میں فروع پاتی ہیں تب وہ لوگوں کے معاشرتی
ضابطہ میں شامل ہو جاتی ہیں اور ہمیشہ کے لئے معاشرتی روایت بن جاتی ہیں، لوگ معاشرتی
روایات سے والبستہ ہو جاتے ہیں کیونکہ وہ انہیں سہولت بخش اور مضید طریقے (ارتقا تی)
عطاؤ کرتی ہیں جو مقاصد یا معاشرتی سیرت کی ضروریات، معاشرتی ارتقاد کے عل کے دوران ترقی

و فروع پاتی ہیں کے حصول میں مدد دیتی ہے جب کہ ان کے بے قاعدہ اسباب، معاشرہ اور اس کے ترقی پذیر مقاصد کے لئے مضرت رسان اور خطرہ ثابت ہوتے ہیں۔

رسوم و روایات کس طرح کوئی معاشرتی ضابطہ کسی قد و باعمر کی جدوجہد کا نتیجہ نہیں ہوتا ہے اور نہ ہی یہ معاشرہ کی نسل و اعداد کی سرگرمیوں کا وجود میں آتی ہیں؟

بتدیلی علمل سے وجود میں آتا ہے یہ لوگوں کی عقل کے پیدائشی رجحانات کے زیر پدایت فروع پاتا ہے اور یہ ضابطہ اُن کے ان کے مشاہدے و تجربے کے دوران آرائش اور غلطیوں سے شکل پاتا ہے اور دوسرا رسم و روایات کی جگہ لے لیتا ہے اسی لئے کردار کی معاشرتی شکل کوں کا ایک ترقی یا فضایل کے طویل عرصہ کے دوران تحریر ہوتا ہے اور بہترین شکل کوں اور نمونوں کی نمائندگی کرتا ہے جوان ضروریات کی تکمیل کرتا ہے جن کے لئے معاشرتی ادارے وجود میں لائے جاتے ہیں۔

عناصر جو معاشرتی روایات و رسوم کو کسی برادری کے لوگوں کی کلی حمایت حاصل کرنے اور اُن کو بقا عطا کرنے کے لائق بناتے ہیں وہ ان کے مقاصد کی افادت و کارآمدیت میں ہوتی ہے اور لوگوں کی ایک نسل کی یہ ناہلیت ہوتی ہے جو اسے اپنے لئے ایک ضابطہ کی تکمیل میں پیش آتی ہے۔ بالخصوص یہ لوگوں کی اکثریت ہوتی ہے جو اتنی عقل و صلاحیت نہیں رکھتی کہ اپنا ضابطہ معاشرت خود تکمیل دس سکے۔ اسی لئے یہ ذی عقل اور زیرک و دانا افراد کا کام ہوتا ہے کہ وہ ان روایات کی تکمیل کے لئے منونے اور شکلیں فراہم کریں۔

باتی ماندہ لوگ جو خود اپنا راستہ تلاش نہیں کر سکتے، محض ان نمونوں پر عمل کرتے ہیں اور اُن کے وقارداری و غلومن کے ساتھ پابند رہتے ہیں کیونکہ انہیں ایسا کرنے سے قائدہ پہنچا ہے اور اُن پر عمل نہ کرنے سے انہیں نقصان ہوتا ہے۔ سیرت، وکردار کے معاشرتی ضابطے اور نمونے معاشرہ کی ترقی کے ساتھ ابھرتے ہیں اور ترقی کرتے ہیں۔ شاہ ولی اللہ عزیز نے اس پر تفصیل سے بحث کی ہے کہ قدیم اور ترقی یافتہ دونوں قسم کے معاشروں میں

ورواج کے نمونے اور شکلیں کس طرح وجود میں آتی ہیں، اور اس تفصیل کا جائزہ کی کتابوں سے لیا جاسکتا ہے۔

ترقی یا فتح معاشروں میں رسوم و روایات، (الف) تی یافتہ معاشروں میں فطی طور پر خوب ترقی یافتہ ہوتی ہیں، جس کی وجہ سابقہ مشابہہ کے اثرات ہیں۔ اور (ب) شائستہ روایات کی خصوصیات

قی ہیں، راستے کلئی کی طرف گھمازن ہوتی ہیں۔ اور یہ جمالیاتی صفات (خلافت) کے ایک لکم تراحسس سے شکل پاتی ہیں مثلاً شاشٹگی و عمدگی، ہجو بلند معیار زندگی کی طرف نافی کرتی ہے وہ رسوم و روایات (ج) ان روحانیات اور تکمیل طبائع کے محکمات، سات اعلاقی فاضلہ کے حامل ہوتے ہیں، کی تسلیم کرتی ہیں اور (د) یہ ان طبائع کی بید و اعلیٰ ترقی و فروغ سے تعلق رکھتی ہیں۔ (ہ) تاکہ معاشری بہود کی ترقی و توسمیح سکے۔

ان خصوصیات کی بنیاد پر بہت سی رسوم و روایات کا خاص مقصد، ترقی یافتہ مشردوں میں بالعموم سر طرف ہوتا ہے جو حسب ذیل ہے:-
۱۔ پست ہزوڑیات کی تہذیب و ارتفاع۔

جیوانی پہلو کی ہزوڑیات کی سرفرازی و بلندی، اس وقت ہوتی ہے کہ جب اعلیٰ طفیل نقطہ ہائے نظر سے ان کی تسلیم کی خصوص شکلیں غال میں لائی جائیں تاکہ ان ہزوڑیات کی تسلیم کی باسکے جواب غیر جذب اور غیر شاستہ نہیں رہی ہیں۔ البتہ انسان میں غیر جذب و غیر شاستہ ہی نہیں لیکن ان کو رسوم و رواج کی مختلف اشکال نظریات کے قانون کے سائے میں چھپا دیا جاتا ہے اس لئے 'رواج' جیوانی ہزوڑیات سلیل کے لئے جیوانی پہلو کے مقاصد کی اہمیت کے بغیر طریقے فراہم کر دیتے ہیں اور انہوں کو جیوانی سطح سے بلند کرنے کے لئے خدمت انجام دیتے ہیں۔

۲۔ معاشرہ کا ڈھانچہ مضبوط کرنے اور اس کے اتحاد کو سہارا دینے کے لئے سیمنٹ اُم کرنا، جو کہ عمارت کے مختلف حصوں کو برقرار رکھتی ہے، یہ دوسرا مقصد ہے جو رسوم

دریافت کی بدولت پورا ہوتا ہے۔ یہ ان ہی رسوم و روایات کا مکالم ہے کہ معاشرہ کے ارکان کے درمیان خیر سمجھاں رہتی وغیرہ کے ذریعہ رابطہ قائم رہتا ہے۔ سم۔ تیسرا مقصود، متنزکہ خصوصیات اور مقاصد کا ذخیرہ محفوظ رکتا ہے جو معاشرہ میں تیزتر تبدیلیوں کی بدولت، بیدار اور منتشر ہو جاتے ہیں:-

یہ نکات شاہ ولی اللہؒ نے شادی کی تعاریف، رسوم و رواج سے مثالیں دے کر واضح کئے ہیں ان میں شادی کی دعویٰ اور دوسرا ٹانڈافی روایات کا تذکرہ بھی کیا ہے۔

رسوم و روایات کی اقسام | اب تک بیان کئے ہوئے نکات سے، باست باز کردار اور صحیح رواج کے نمونے سے تعلق رکھتے ہیں جو کہ معاشرہ کے ارتقا، ترقی پاتے ہیں لیکن یہ ضروری ہے کہ ان کے فلزی ارتقا کی راہ میں کوئی غیر لطیف سبب یا عجائب واقع نہ ہو۔ کردار کی تشكیل کا لازمی خریج، معاشرہ کے پاکیاز و اعلیٰ ارکان کی ذات میں ہوتا ہے جیسے دانش و رہا اور پیغمبر ہوتے ہیں جو اعلیٰ ترین سیاست کے حامل ہوتے ہیں جس میں سات اخلاقی فاضلہ اور دوسرا اعلیٰ ترین صفات شامل ہوتی ہیں اور یہ فلظیم انسان، معاشرہ کے حقیقی رہبر و رہشا ہوتے ہیں۔

”باقی ماندہ لوگ فطرت ان کی تقدید کر۔ نہ پر نہیور ہوتے ہیں۔“

آخر اوقات گمراہ مزاج کے حامل افراد، شراری تو یت کے رسم و رواج رائج کرتے ہیں، ان کے پیدائشی رجحانات کی وجہ سے جو شکن کی روایات کے بریکس ہوتے ہیں معاشرہ کی بہودی کو لازمی طور پر نقصان پہنچاتا ہے شاہ ولی اللہؒ ان کو الرسم الفاسدہ یا الرسم الباطلہ یعنی خراب رسوم قرار دیتے ہیں۔ صحیح رسم و رواج کی تباہ خصوصیات کا بیان کرنا کام امد ہوگا تاکہ ان کو ان اقسام رسوم سے نمکان کیا جائے کہ جو ان کے بریکس ہوتی ہیں۔

صحیح روایت یا سنت ارشدہ یا سنت الصالحة | صحیح روایت یہ ہے کہ جس میں رواج کا سر طرف مقصود رہتا ہے

جیسا کہ پہلے ہی بیان کیا جا چکا ہے۔ یہ ترقی پذیر معاشرہ ادارہ کے انہمار کی ایک شکل بتاتا ہے اور انسانی فطری طرزِ عمل کا تحفظ پیدا کرتا ہے جن کی باوصفت طبائع کے فطری رجولات سے مطابقت ہوتی ہے اور یہ فرد کے مزاج میں ہر پذیر اثری باوصفت صلاحیت کی ترقی کے لئے مکمل و صحت پیدا کرتا ہے۔ کوئی روایت یارواج جو اس معیار سے آجاتا ہے، اس حد تک صحیح روایت یارواج نہیں ہوتا ہے جہاں تک کوہ معیار سے گرا جاتا ہے۔ **فاطمہ روایت یا تخریبی روایج (سنن الفاسدہ)** ہر صحیح روایت، معاشرہ اور افادہ کے طبائع پر اچھے، اصلاحی ہو تو ترقی پذیر اثرات قائم کرتی ہے۔ لیکن یہ مخفی اس قسم کی صحیح روایت کی خصوصیت ہے جس پر صحیح قسم کے لوگ ہی صحیح موقع و محل پر عمل کرتے ہیں۔ یہی رسم اس وقت تھا کہ اور تباہ کن ثابت ہونکتے ہیں جب ان پر بے محل و بے موقع عمل کیا جائے۔ اس طرح یہ موقع اور مردہ رسم، ایسے رسم کے عنوانات کے تحت جاتی ہیں جو واقعی نقصان دہ اور تشری بالعرض ثابت ہو جاتی ہیں حالانکہ ہتھیاری طور پر وہ مفید ہوتی ہیں۔

نقصان دہ رسم کے اسی نظام میں بعض صحیح رسم میں انتہا پسندی غلو اور ابادن اس حد تک ہوتا ہے کہ ان میں اعتمادیت کی کمی اور غیر ضروری وابستگی، بعض دوسری اہم رسم یا فرائض کو نظر انداز کرنے پر جبور کر دیتی ہے اور اس طرح سے صحیح رسم اپنے اثرات میں مضرت رسال بن جاتی ہے۔ مثال کے طور پر طرزِ عمل کے بعض نمونوں اور شکلکوں یا کسی معاش کی بعض رسم کا مشاہدہ لازمی اور درست ہوتا ہے لیکن کسی معاش میں انتہا پسندی و تعمق و انبہاک فی المعاش، اور اس میں اس ذر مصروفیت مضرت رسال ہے کیونکہ اس سے ایک شخص کی صحیح توجہ، ذہنی ترقی اور روحانی بہبود سے ہٹ جاتی ہے افراد کا ایک ایسا معاشرہ جس میں روحانی قدریں تلف ہو جاتی ہیں یقیناً تباہ ہو کر رہتا ہے۔

اسی طرح مختلف تصورات کو اپنانا بھی معاشرہ کے لئے تباہ کن ہو گا کیونکہ اس میں لوگ اپنے کام اور کسی معاش سے گھبرا نہ گیں گے، اس کی ایک وجہ تو یہ

جواہی شیخ

۹۰

اللهم حیدر آباد

بھوتی ہے کہ وہ کیل کو دا اور دوسرا تفریحات مثلاً شراب نوشی، موسیقی کی محفلوں وغیرہ میں اس عدتک مگن رہتے ہیں کہ ان کے کام پڑے رہتے ہیں یا پھر وہ دنیا کو چھوڑ کر روحانی ریاضتوں میں بہت زیادہ صروف ہو جلتے ہیں۔

قطعی مضرِ رسم | اس قسم کی روایت صحیح رسم درواج کے بالکل یہ مکس ہوتی ہے جیسا کہ پہلے ہی بیان کیا جا چکا ہے صحیح رسم درواج کے بخلاف قطعی مضرت رسال رسم، ایک گمراہ مزاج کے غیر فطری رحمات کی تسلیکین کرتی ہے اور اس کے گمراہ کن عرکات یا خرابیوں کی تسلیکین کی شکلوں کو دھلاتی ہے اسی لئے یہ رسم اتفاقی ارکان کے مزاج اور معافشہ کی بہبودی داخلا پر برآ راست خلناک اور مضر اثرات ڈالتی ہے۔

یہ رسم، فالسب جوانی پہلو رکھنے والے گمراہ طبائع کے انساقوں کے ذریب وجود میں آئی ہیں جن کے فرشتہ صفت پہلو، ان کے انفرادی مقاصد سے مغلوب ہو جاتے ہیں اور وہ اعلیٰ تر مقاصد یا راستے کلی مثلاً معاشرہ کی بہبودی وغیرہ کی کوئی بدواہ نہیں کرتے۔ ان کے رسم درواج میں (الف) اعمال سباعیہ، (قل و غارت گزی کی سرگرمیاں) کے نونے مثلاً لوث مار، قتل و غارت گزی وغیرہ۔ (ب) اعمال شہویہ جنسی جذبات اور دوسرا چیاتی تھوڑیات کی تسلیکین کی تاجاڑ شکلیں) مثلاً زیابیاں افلام بازی، زتاب یا زاری، یا (ج) اکاپ خدع، (ایسے کام جو بہبودی معافشہ کے لئے مضرت رسال ہوتے ہیں) مثلاً اشیاء و سامان کے لین دین میں دھوکہ نہیں، سیور وغیرہ۔

اگر ایسی مضرت رسال سرگرمیوں کو کچھ حصہ کم جاری رکھا جائے تو یہ حقیقتاً نہیاں رسال درواج کی شکل اختیار کیتی ہیں اور لوگ ان کو اختیار کر لیتے ہیں باخشو ہمگمراہ لوگوں کی معافشہ میں بالا دستی قائم ہو جاتی ہے تو گزوں طبائع کے لوگ ان کی تقلید کرتے ہیں اور ان کی حمایت کرتے ہیں لیکن لوگ نیک و بد دونوں قسم کے اثرات پاسانی قبول کر لیتے ہیں۔

بہترین رسم | رسم کے بارے میں سابقہ بحث، اور شاہ ولی اللہ، اس کے بارے میں اپنی کتاب 'البدوار' میں جو کچھ کہتے ہیں کے پیش نظر، کھار کی بہترین شکلیں اور بہترین روایات وہ ہیں جو (الف) افزاد کی پیدائشی صفاتی صلاحیتو کی ترقی سے تعلق رکھتی ہیں اور ان کے معاشرتی پہلوؤں کی مختلف شکلوں کی ترقی سے تعلق رکھتی ہیں۔ (ب) وہ اپنے تقاضی میں دیسخ تر ہوں اور تنگی ہوں۔ (ج) وہ استثنے سخت نہ ہوں کہ ایک عین تفصیل کے دروازے معمولی سی بے احتیاطی سے، ایک بہتر مقصد کے لئے بھی، تقابلی برداشت نام نامنظوری کی طرف رہنما کریں اور وہ فرم کے لئے بڑے نھان کے موجب ہو جو ایک ایسی آزادی استعمال کرنا چاہتا ہو۔ انہیں اعتدال پسندی کے ساتھ، ایک طرز زندگی اپنائنا چاہیے یہ ایک ایسا میمار ہے جو پاکیزگی کے دونوں بروں، ایک آرام دہ طرز زندگی کے لطف اور رہنمایت کی تشكیل و شکل زندگی کے درمیان ایک بالکل منصفانہ درمیانی راستہ ہے۔

رسوم کی شکلوں میں اختلاف | صحیح رہنمایت اسی وقت تک ایک ایک موزوں اور کار آمد رسم 'الرسم الصالح' رہتی ہے جب تک کہ وہ متذکرہ بالا مقصد کی تکمیل کرتی ہے لیکن کبھی کبھی حالت اور دوسرے اجزاء میں تبدلی کی وجہ سے، یہ اپنے بنیادی مقصد کی تکمیل روک دیتی ہے یا افراط یا بحیثیت جموعی ہمہ کی بہبودی میں مخالفت کرتی ہے۔ تب یہی رسم، مضرت رسمل 'الرسم الطائع' بن جاتی ہے۔ ایسی رسم میں اصلاح اور تبدیلی کی ہر ورثت پیدا کرتی ہے۔

یہی وجہ ہے کہ ایک ہی رسم کی مختلف شکلیں ایک ہی معاشرہ کی تاریخ میں خلاہ ہوتی ہیں جو ان اہنگ اور حالات میں تبدیلی کا نتیجہ ہوتی ہیں جو رسم کی بنیاد کی تشكیل کرتی ہیں۔ یہی اصول ایک ہی وقت اور ایک ہی مقام پر آباد مختلف معاشروں کی مختلف رسوم کی شکلوں کے اختلاف کے معاملہ میں واقع ہوتا ہے کیونکہ دنیا کے مختلف حصوں میں مختلف حالات کے تحت، مختلف معاشرے آباد ہیں اور یہی حالات ایک ہی رسم کو ایک ہی شکل میں تائف نہیں ہونے دیتے۔

واقعیہ ہے کہ تمام انسانیت انسان الکبیر کی یکسان ضروریات ہوتی ہیں لیکن وہ ضروریات مختلف معاشروں میں تسلیں کی مختلف شکلیں رکھتی ہیں جس کی وجہ ان کے مختلف طرزِ زندگی، حالات اور ارتقا کے مرحلے ہیں۔ لہذا بالعموم ہی صورت حال ہوتی ہے کہ مختلف معاشروں کی صحیح رسم کی مختلف شکلوں کے ذریعہ ایک اور یکسان مقصد کی نکمیل ہوتی ہے۔

یہ اس حقیقت کی دلالت بھی ہے کہ کوئی ارضی کے مختلف خطوں کے لوگ، زبان، ملک، واقعات کی تقریب وغیرہ میں اپنی مخصوص روایات کے حامل ہوتے ہیں اس طرح سے مختلف مملکتوں اور بعض خاندانوں کی مخصوص روایات و رسوم وجودیں آتی ہیں۔ شاہ ولی اللہ عکے بیان سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ ذیل کے اجزاء رسوم کے توزع اور روایات کے اختلاف میں اپنا حصہ ادا کرنے والے اجزاء

گردواراً ادا کرتے ہیں۔

(۱) زمانہ اور وقت۔ ہر زمانے کی اپنی مخصوصیات اور حالات ہوتے ہیں جو لوگوں کی تمام سابقہ تاریخ کی پیداوار ہوتے ہیں۔ شاہ ولی اللہ عیینت مجموعی انسانیت کی تاریخ اور اس کے معاشروں کا مقابلہ، ایک انفرادی انسانی وجود سے کرتے ہیں جیسا کہ ایک فرد زندگی کے مختلف مرحلوں (مثلہ بچپن، نوجوان، بڑھاپے) سے گرتا ہے اور ہر مرحلہ میں کردار کے مختلف اصول اس پر مکملانی کرتے ہیں۔ اسی طرح سے وقت کی تبدیلی کے ساتھ مختلف معاشروں پر مکملانی کرنے والے اصول بھی تبدیل ہو جاتے ہیں۔ ”فی الواقع کارآمد رسوم کی شکلیں وقت اور لوگوں کے عام طرزِ عمل کے ساتھ مختلف و متنوع ہو جاتی ہیں۔

(۲) مخصوص جغرافیائی حیثیت۔ یہ بھی لوگوں کی عادات و رسوم پر اثر انداز ہوتی ہے جیسا کہ ہم جانتے ہیں کہ ایک ملک کی آب و ہوا اور دوسرے حالات، لوگوں کے طرزِ زندگی، ان کا عام طرزِ عمل اور رسوم کو مخصوص انداز میں ڈھال دیتے ہیں۔ ان

حوالی شے

۹۳

ارسم حیدر آباد

کے علاوہ (۳) قوم، قبیلہ اور خاندان کی خصوصیات، رسوم و روایات کے اختلاف میں اپنا حصہ ادا کرتی ہیں جیسا کہ پہلے ہی بیان کیا جا چکا ہے۔ مذکورہ بالا اجزاء میں، ایک نہایت اہم جزو کا اضافہ کیا جا سکتا ہے جو کہ لوگوں کے رسوم کی شکلوں کو ڈھالنے میں ایک متوجہ قوت کا کام کرتا ہے۔ (۴) لوگوں کا تصورِ حیات اور عقائد۔ وقتاً فوقاً لوگوں کے خاص تصویرِ حیات بدلتے رہے ہیں اور ان کے ساتھ لوگوں کی عام رسوم اور عادات بھی تبدیل ہوتی رہی ہیں۔ لوگوں کی رسوم و عادات پر تصورِ حیات کا اثر مختلف مذاہب یا مذہبی اداروں کی مثالوں سے ظاہر کیا جاسکتا ہے۔ مثلاً ستارہ پرستی کا نہ ہب، ملت النجاشیین، جن کا تمام نظام حیات اس تصور و عقیدہ پر قائم تھا کہ ستارے کرۂ ارض پر آیا دنیا کی زندگی پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ اسی طرح ملت سبائیہ (مذہب سحری) کا تصورِ حیات اور عقائد، عقول کی خصوصیات اور زندگی پر ان کے اثرات کے بارے میں ان کے خصوصی طرزِ زندگی میں پھیلتے ہیں۔ اور اسی طریقے سے جو توحید کا عقیدہ رکھتے ہیں اور اخلاقیں (غافلیں و پائیزہ) کے حامل افراد ہیں، وہ غالباً تک اپنی رسانی میں حسین نظر اور احسان کی صفات رکھتے ہیں اور وہ اپنے تصورِ حیات اور خاندان کے مطابق اپنے طرزِ زندگی کو ڈھلتے ہیں جس میں بے غرضی اور اللہ تعالیٰ کی محبت ہر شے پر غالب رہتی ہے۔

کوئی انسانی معاشرہ، رسوم، معاشرتی اداروں یا ایک ضابطہ رواج، ہوان کے طرزِ زندگی پر حکمرانی کرتا ہے، کے بغیر وجود میں نہیں آ سکتا۔ یہ مفروضہ شاہ ولی اللہ کے اس دعوے پر قائم ہے کہ انسانی معاشرہ، اپنا ضابطہ اور معاشرتی ادارے اپنی حروریات، حالات اور دوسرے عام اجزاء کے مطابق لازمی طور پر فروغ دیتا ہے ان کے طرزِ عمل کی اشکال اور تفصیل کی خصوصیات، ہوان معاشرتی اداروں وغیرہ کی تعمیر کرتی ہیں، انسانی معاشرہ سے فروغ پاتی ہیں اور اکثر اوقات پیغمبر و

کے الہام یا اعلیٰ ترویج ان کے ذریعہ، شوری طور پر ان کو معاونت بھی ماحصل ہوتی ہے حالانکہ جھانات اعد پرندے، اپنی جذبت کے طور پر اپنے طرزِ زندگی کے لئے راستے پلتے ہیں۔

اس حقیقت کا ایک ثبوت یہ ہے کہ ادارہ کی شکلوں کی تفصیل میں بھی انسانیت کی رہبری کی جاتی ہے اور یہ کہ ان کی رہبری کا مخرج، اُن کے پیدائشی مخصوص طبائع میں ہوتا ہے اور جسے شاہ ولی اللہ کے مطابق اس حقیقت میں پایا جاسکتا ہے کہ کسی مستثنی کے بغیر کوئی انسانی بارداری کسی بھی ایسے معاشرتی اداروں کو فروغ دینے میں ناکام نہیں ہوئی جن کو عوام انسان کی حمایت و منظوری حاصل ہو۔

یہ صورت حال محض چہذب اقوام کے ساتھ نہیں ہے یہاں تک کہ انسانی وحشی اقوام بھی کوہستانوں اور صحراؤں میں رستے ہوئے، ادارہ کی ترقی یافتہ اشکال کو مقرر کئے بغیر، بعض رسوم رکھتی تھیں جو ان کو اپنے اسلام سے ورش میں ملی تھیں اور وہ بنیادی اداروں کی بعض شاخیں اور یا وصف سیرت کی بعض صفات رکھتی تھیں جو ان کے طرزِ عمل میں ظاہر ہوتی تھیں اگرچہ وہ کاملیت واستکامہ کی حامل نہیں ہوتیں جو کہ چہذب معاشروں کی رسوم و رولیات کی خصوصیات ہوتی ہیں۔

معاشرتی اداروں کی طلب اور معاشرہ کی تکمیل و فروغ کی خواہش انسانی ہر ایں پیدائشی صفات یہیں وہ تمام انسانوں میں ہوتی ہیں خواہ وہ چہذب ہوں یا وحشی۔

اس بنیاد پر شاہ ولی اللہ " دعویٰ کرتے ہیں کہ ایک انسانی زفر دو کو تہذیب سے بہت دور تنہا صحرائیں چھوڑ دیا جائے تو جب، ایک عورت سے اس کا واسط پڑتا ہے تو وہ لازمی طور پر اپنی پیدائشی طبائع کی خواہشات کی تکمیل کی غاطر ایک خاندان ہی کو پیدا کریں گے اور خاندان فی الواقع ان ہی اصولوں کی بنیاد پر ایک معاشرہ میں فروغ پاک رہے گا جسی پر تمام انسانیت کی ترقی ہوتی ہے۔

رسوم سے غفلت کون برتسا ہے؟ | رسم درواج حالانکہ اہم ہوتے ہیں لیکن مرف

دو اقسام کے افراد ان سے غفلت برستے ہیں :-

قسم اول:- جو خراب طبائع کے حامل ہوتے ہیں اور گراہ ذہنیں کے مالک ہوتے ہیں۔ اگر انہیں صحیح عادات و اخوار کے طرز عمل کے لئے تربیت نہ دی جائے یا اُن کی گرفت نہ کی جائے تو یہ لوگ بلا وجہ فکری ملکوں پر اپنی گراہ تحریکیوں کی تسلیکیں کے لئے بُرگرم رہتے ہیں۔ یہاں تک کہ ان کے ذہن اس حقیقت سے باخبر ہوتے ہیں کہ رسم کو توڑنا نقصان دہ ہے اور اس سے معاشرہ کے ارکان کو تکلیف پہنچتی ہے۔ اسی قسم میں مشکوک افراد جاہل لوگ بھی شامل ہوتے ہیں جو رسم کے کارآمد ہونے سے انکار کرتے ہیں اور ان سے تعلق بھی نہیں کر دیتے ہیں۔ ان کا قطعی تعلق زبانی ہوتا ہے کیونکہ اپنی زبان سے رسم سے قطعی تعلق کرنے کے باوجود وہ اپنی بہتری و نبیودی کے لئے کسی رسم اور معاشرتی صابیط پر عمل کرنے پڑے مجبور نظر آتے ہیں "رسم کی پایہندی سے اُن کا انکار اور قطعی تعلق اس شخص کی طرح ہوتا ہے جو نظر، ساخت اور اور اک کی ملاجیتوں کے وجود سے انکار کر دے حالانکہ یہ بھی حقیقت ہے کہ وہ خود ان صفات کا حامل ہوتا ہے اور اُن کا استعمال کر کے اُن کی خصوصیات کا اظہار کرتا ہے" ॥

قسم دوم:- یہ حقیقی خصل و دانشی اور قیادت کے لوگ ہوتے ہیں جو عقل میں مستحکم ہوتے ہیں اور فرشتمہ خصلت پہلو رکھتے ہیں۔ ایسے لوگ ایک تسلیم شدہ معاشرتی رسم دار اسم المعاشری ہیں۔ ہر سب کی خاطر تغیرت کا اظہار کرتے ہیں جو ان کی راستے کے مطابق تریادہ نوزول اور بہتر ہوتی ہے نو درہ مروجہ رسم سے زیادہ روح پنسنے کی اہلیت رکھتی ہے ایسی نئی رسم کی قدر و قیمت اور خوبی کا اندازہ درحقیقت وہی لوگ کر سکتے ہیں جو ان کو جلد یا مدد بری عمل میں لاتے ہیں۔ اہل دانش اور باوصاف لوگوں کا کسی رسم سے منکر ہونا معاشرہ کی بہتری کے لئے ہوتا ہے۔ اس کے برعکس گراہ، جاہل اور مشکوک تصویرات، معاشرہ میں نقصان اور بگاث ہی پیدا کرتے ہیں ۔

مشقیم اور تربیت کی ضرورت | جیسا کہ باب اول میں بیان کیا جا چکا ہے کہ

بنی فرع انسان کی اکثریت کمزور اور خوابیدہ طبائع کی حامل ہے۔ ان کی پیدائش نے صلاحیتیں ان کی پست تریا جوانی پہلو کی تحریکوں کا مقابلہ کرنے کے لئے زیادہ مضبوط نہیں ہیں۔ اس لئے یہ لازمی ہے کہ ان طبائع کو اچھی طرح منظم ہونا چاہیے اور ان کا ایسے طرزِ عمل سے پہنچا چاہئے جو معاشرہ کی بہتری و انجام کو خطسرہ میں ڈال دیتا ہے۔

راس کے علاوہ ایسے لوگ، اپنے خود کے مستحکم رُجحانات و میلانات کے بغیر طرزِ عمل کی ان شکلوں، رسموں اور نمودوں کو اپناۓ کی طرف میلان ظاہر کرتے ہیں جو ان کو پرکشش معلوم ہوتے ہیں اور ان کو تسلیم دیتے ہیں۔ اسی لئے اگر گمراہ طبائع کے لوگ غالب تجدیثیت میں ہوں تو وہ اپنے گمراہ عمر کاٹ کے مطابق خراب رسوم و روایات کو بروئے عمل لاتے ہیں اور اس کا نتیجہ ہوتا ہے کہ عام لوگ جو خوابیدہ طبائع کے حامل ہوتے ہیں اور ان میں قوت امتیاز یا خود اعتمادی کا فقدان ہوتا ہے ان رسوم کو اپنا لیتے ہیں جو ان کی اور معاشرہ کی لازمی مکمل تباہی لاتے ہیں۔ اسی لئے یہ لازمی ہے کہ حکومت کے سربراہوں کو گمراہ طبائع کے لوگوں کی سرگرمیوں کو کپلنے پاہئے کر رالسم الصداح، کی بجائے کوئی 'ارسم الطاخ' (زیری اسم) نے جو تو نہیں لے لی ہے اور عام لوگوں کو صالح رسوم کی تربیت بھی دینا چاہئے۔

(مسلسل)